عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ......

محمد ابوبکر صدیق (دارالعلوم مدنیہ، بہاول پور)

کیا تم نے شمع پر جل مرتے پروانوں کو دیکھا ہے......؟ تمنائے زندگی سے بے پروا، روشنی کی کثیف کرنوں کے اسیر......سودوزیاں سے بے خبر...... بے چینی، بے کلی اور بے قراری سے......مگر دیوانہ وار شمع کے گرد طواف کرنے والے پروانوں سے کبھی تم نے پوچھا کہ اس کی اس تشنہ کامی کا سبب کیا ہے؟......کبھی تم نے پوچھا کہ اس جہد پیہم کے پیچھے کون سی قوت کارفرما ہے......؟

وہ ایک کیفیت ہے جو الفاظ وعبارات سے بالاتر......وہ اک حقیقت جو حکایت کے قابل بھی نہیں کہ مقفّٰی کلام اور مسجع الفاظ کی مرصع رداء میں لپٹ کر آشکارا ہو......عشق ومحبت کی وہ ایک غیر مجسم قوت......جس کے سامنے ننگ وناموس اور عزت وشرافت کی کوئی حیثیت نہیں......کیونکہ جب یہ قوت، گوشت کے بنے لوتھڑے میں سما جائے، تو محبوب کو ہر چیز پہ غالب کر دیتی ہے......پھر زندگی کی تمنا رہتی ہے نہ مال کا خیال......نہ تکلیف کا خوف رہتا ہے نہ موت کا ڈر......تب ہر عبادت میں لذت اور ہر تکلیف میں راحت محسوس ہوتی ہے......

وہ ایک قوت کہ غیر مرئی لہروں کے پیمانے ایجاد کرنے والے، اس کی پیمائش کے پیمانے ایجاد کرنے سے قاصر رہے......مگر بنی آدم کے جنونِ ستم کی انتہا دیکھیے کہ ہر زمانہ میں عشاق کے جذبوں کی پیمائش کرتا رہا......ستم گروں کے حشر ساماں ستم ایسے کہ عقلیں لب بام محو تماشہ اور افکار وانظار انگشت بدنداں رہ گئے......مگر آفریں ان بادہ خواروں پر کہ ظلم کی چکی میں پس پس کر بھی ''ہل من مزید'' کا نعرہ بلند کرتے رہے۔

کیا تمہیں بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ یاد نہیں جب ستم گروں نے انہیں گرم تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اور سینے پر بھاری پتھر رکھ کر عشق کو تولا تھا لیکن عشق جیت گیا......پھر ستم گروں نے خباب ابن الارت رضی اللہ عنہ کو جھلسا دینے والی دوپہروں میں، زرہ پہنا کر گرم ریت پر ڈال دیا کہ شاید عشق ہار جائے لیکن وہ پھر بھی جیت گیا......پھر ستم گروں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا اور جب چاروں طرف سے کفار جمع ہو کر ان کے قتل کے درپے ہوئے تو پوچھا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی چبھے......پھر عشق کی ایک بلا خیز تصویر احد میں دیکھیے......کفار کی ایک جماعت شمعِ حق بجھانے کا ناپاک عزم لے کر بڑھی...... نبی السیف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان کو منتشر کر دے وہ جنت میں میرا ساتھی ہو......وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ تلوار لے کر تنِ تنہا اس جماعت پر جا پڑے اور ان کو

تتر بتر کر دیا...... پھر وہ جماعت دوسری مرتبہ بڑھی، پھر تیسری مرتبہ بڑھی اور ہر بار وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ جنت کی بشارت لیتے اور حملہ کر دیتے...... پھر تیسری مرتبہ کے بعد وہ کفار کے جمگھٹے میں جا گھسے اور شہید ہو گئے۔ شمعِ حق کے حقیقی پروانوں کے یہ واقعات ہمارے لیے نمونہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خفیف سی ناگواری دیکھ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا چادر کو جلا دینا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے ''ذُبَابٌ'' کا لفظ سن کر بال کٹوا دینا...... انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کا قبہ گرا دینا...... امتثال حکم کی ادنیٰ مثالیں ہیں اور امتثال حکم بجائے خود ایک بڑی اہم چیز ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ جان قربان کر کے بتایا کہ ''معیارِ عشق'' کیا ہے؟

ان عشاق کا تو یہ حال کہ جان تک قربان کر دی اور ہم صرف حکم پورے کرنے میں بھی ٹال مٹول کرتے ہیں......

اللہ تعالیٰ نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا اور گانے بجانے سے منع فرمایا۔ دوسروں کو تکلیف دینے سے منع فرمایا اور دوسرے کتنے اوامر ونواہی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمائے جو اسلامی پرامن اور معیاری معاشرے کی بنیاد ہیں لیکن ایک ہم ہیں کہ ان پر عمل کرنے کا نام نہیں لیتے...... نسلِ نو کے معماران کی اہمیت اجاگر کرنے کو عبث گردانتے ہیں۔

کیا ہم نے کبھی سوچا کہ حدود اللہ سے غفلت مجرمانہ اور تعلیماتِ اسلامیہ سے روگردانی کتنا بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

ترجمہ: ''جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کر دیں تو کسی مؤمن مرد اور مومنہ عورت کا کام نہیں ہے کہ ان کے معاملے میں ان کو کوئی اختیار باقی رہ جائے اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے گا۔ پس تحقیق وہ گمراہ ہوا کھلی گمراہی۔'' (الاحزاب:۳۶)

نماز کی دعوت دی جائے تو فوراً کوئی نہ کوئی کام بیچ میں آپڑتا ہے...... حج، زکوٰۃ یا کوئی اور دینی کام ہو تو بے شمار عذر لنگ آڑے آجاتے ہیں...... ہاں اگر داڑھی کٹوانی ہو، گانا بجانا ہو، یا موسیقی سننی ہو تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی تاویلات کی نذر کر دیا جاتا ہے...... میاں! اگر اوامر شرع پر عمل نہیں اور منہیات سے رکنا نہیں تو پھر تم کیسے مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

''گر مقابل ہو آئینہ تو پھر عکس دیکھئے''

کیا ہم نے احکام اسلامیہ کو پسِ پشت ڈال دیا؟ کیا ترکِ سنت ہمارا وطیرہ نہیں بن چکا؟ ...... فیشن کے نام پر سنتوں کا مذاق اڑانے والے ہمارے معاشرے کے ہی فرد نہیں؟ ...... ستم بالائے ستم، کیا ہم ترکِ نہی عن المنکر کے گناہوں میں ملوث نہیں؟ ...... ایک حدیث ذہن نشین کر لیجئے۔

عَن عَائِشَۃَ رضی اللّٰہ عنہا ، قالت ''دخل علی النبی صلی اللّٰہ وسلم فعرفت فی وجھہ ان قد حضرہ' شیءً فتوضا ء ومالکم احد فلصقت بالحجرۃ استمع مایقول فعقد علی المنبر فحمداللّٰہ واثنیٰ علیہ وقال یا ایھاالناس ان اللّٰہ تَعَالیٰ یَقُوْلُ لَکُمْ مُرُوا بالمَعروف وانھو عن المنکر قبل ان تدعوا فلا اجیب لکم وتسئلونی فلا اعطیکم وتستنصرونی فلا انصرکم فما زاد علیھن حتّٰی نزل.

(رواہ ابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ کذافی الترغیب)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دولت کدہ پر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا ''لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں'' یہ کلمات طیبات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

اگر آپ حدیث سمجھ چکے ہیں اور کچھ نہ کچھ کر گزرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر آیئے!......آج ہی اپنے آپ کو سنت کے قالب میں ڈھال کر انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کردیں۔ روشنی اور راستی کا یہ حسین سفر جس کی ابتداء بظاہر مصیبتوں اور دشواریوں سے پُر ہے لیکن استقامت کے رستے میں یہ دشواریاں ''پرکاہ'' کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ اگر آپ اس مرحلے کو عبور کرلیں تو انجام ''انشاءاللہ'' آپ کے لیے حیرت انگیز خوشیاں لے کر آئے گا۔

راہ وفا میں ہر سو کانٹے دھوپ زیادہ سائے کم
لیکن اس پر چلنے والے خوش ہی رہے پچھتائے کم

راہ وفا میں تکالیف سے ہرگز نہ گھبرانا، کبھی اداسی اور تنہائی سے خوف آئے تو غارِ حرا میں جھانک لینا، اپنوں کی طعن وتشنیع سے پریشانی ہو تو احد کے قریب مجمع میں کھڑے ہو کر پتھر پھینکنے والے ابولہب کو دیکھ لینا، اور پہلے پہل اسلام کے خلاف اٹھنے والی ''تَباً لَکَ یا مُحَمَّد ،أَلِھٰذا جَمِعْتَنا؟'' کی صدا سن لینا، غیروں کے ظلم کا خوف ہو تو شعب ابی طالب میں محصور خاندان نبوت کو دیکھ لینا، بے بسی اور بے کسی کی چکی میں پسنے لگو تو ایک نظر طائف میں خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے رستے ہوئے خون کے معصوم قطروں کو دیکھ لینا، لیکن ہمت نہ ہارنا کیونکہ......

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے